ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھادیے ہیں
سیدی اعلیٰ حضرت
اور
لطائف علمیہ
از قلم:
محمد صادق بشیر قادری رضوی
تحریک اہلسنت پاکستان تحصیل جہانیاں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الله رب محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

اما بعد !
اعلی حضرت، عظیم البرکت ، امام اہلسنت، شیخ الاسلام والمسلمین، مجدد مائۃ سابقہ و حاضرہ، الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نوراللہ تربتہ کے جس طرح باقی علمی کارنامے قابل داد و تحسین ہیں اسی طرح " لطائف علمیہ " بھی اپنی حیثیت جداگانہ رکھتے ہیں۔

"خَرِمعلیٰ"

ایک مشہور بد عقیدہ جس کا نام خرم علی تھا اس نے ایک کتاب لکھی جس کا نام اس نے " نصیحۃ المسلمین " رکھا مگر یہ کتاب یہ کتاب تقویۃ الایمان کی ترجمان تھی طبع کرنے والے نے مصنف کا نام خرم کی " م " کو لفظ علی کے ساتھ ملا کر اس طرح " خرمعلی " لکھ دیا مولانا ظفرالدین بہاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا کتب خانہ درست کر رہا تھا کہ میری نظر اس کتاب پر پڑی جس کا نام " فضیحۃ المسلمین " اور مصنف کا نام " خَرِ معلیٰ " ہے میں سمجھا کہ شاید کوئی لطائف پر مبنی کتاب ہے اس لئے اس طرح نام لکھا ہوا ہے لیکن جب غور سے دیکھا تو پتہ چلا کہ نصیحۃ کے نون کو " سر" دے کر " ف " بنا دیا گیا ہے اور " ص " پر نقطہ کا اضافہ کردیا گیا ہے اور اس طرح کتاب کے نام کو مسمیٰ کے مطابق بنادیا گیا ہے اور مصنف کے نام کو کاتب نے املاء کے خلاف خرم کی " م "کو " علی " سے ملا کر خرمعلی لکھ دیا تو سیدی اعلی حضرت نے اعراب کا اضافہ فرماکر " خَرِ معلیٰ " (بہت بڑا گدھا) بنادیا۔

"تفویۃالایمان"

اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب " تقویۃ الایمان " پر سیدی اعلی حضرت نے تقویۃ کے " ق " کے دو نقطوں کو ملاکر ایک فرمادیا اب بجائے تقویت الایمان کے " تفویۃ الایمان " (ایمان ختم کرنے والی کتاب) ہوگیا۔

"اَلقَاسِمُ مَحرُومٌ"

دیوبند سے کسی نے سیدی اعلی حضرت کے پاس ایک رسالہ بھیجا جس کا نام " القاسم " تھا تو سیدی اعلی حضرت نے لفظ قاسم کے آگے " مَحرُومٌ " بڑھادیا یہ بات شہر بھر میں مشہور ہوگئی ایک بدعقیدہ نے بے تاسف سے کہا کہ رسالے کا یہ نام ہی کیوں رکھا ؟ ۔ جب رکھ ہی لیا تھا تو اعلی حضرت کو کیوں بھیجاگیا ؟ ۔

"خبط الایمان"

اسی طرح مولوی اشرفعلی تھانوی نے امت مسلمہ کے عقائد کو العیاذ باللہ بگاڑنے کے لئے ایک کتاب لکھی جس کا نام اس نے " حفظ الایمان " رکھا ۔سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے لفظ حفظ کے " ف " کو " ب " کے شوشہ کی طرح بنا دیا " ح " اور " ب " کو نقطہ دے کر " ظ " کے نقطہ کو ختم کردیا تو اس طرح " خبط الایمان " (خبط بمعنی روندنا، کچلنا، خراب کرنا)ہوگیا۔

"آریہ دھرم پرچار حرف"

یوں ہی مذہب آریہ کے پیروکار نے ایک کتاب لکھی جس کا نام اس نے " آریہ دھرم پرچار " رکھا مخنف نے ایک کتاب سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی بارگاہ میں بھیجی تو آپ نے کتاب کے کئی مقامات پر تردیدی حاشیہ
تحریر فرمایا اور کتاب کے نام کے آخری لفظ پرچار کے بعد " حرف " کا اضافہ فرمادیا مکمل نام اس طرح ہوگیا " آریہ دھرم پر چار حرف " گویاکہ یہی کتاب آریہ دھرم کے رد میں ہوگئی۔

"سَبِیلُ الرَّشَادِ"

مولوی رشید احمد گنگوہی نے ایک " سبیل الرشاد " نامی کتابچہ لکھا جب سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پاس یہ رسالہ پہنچا تو آپ نے کتاب کے نام کے اوپر " قَالَ فِرعَونُ مَااُرِیْکُمْ اِلَّا مَا اَرَیٰ وَمَا اَھْدِیْکُمْ اِلَّا " کا اضافہ فرمادیا (ترجمہ : فرعون بولا میں تو تمہیں وہی سوجھاتاہوں جو میری سوجھ ہے میں تمہیں نہیں دکھاتا مگر " سَبِیلُ الرَّشَادِ ")۔ گویا کہ اب اس کتاب کا فرعونی نام ہوگیا۔

"انجاس الخناس"

ایک رافضی نے اپنے مذہب کے پرچار کے لئے کتاب لکھی جس میں اس نے اپنی نفاست علمیہ کا خوب لحاظ رکھا اس لئے کتاب کا نام بھی " جناس الاجناس " رکھا اور ایک نسخہ سیدی اعلی حضرت کی بارگاہ میں بھیج دیا سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کتاب پڑھنے کے بعد مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ کو دی علامہ بہاری فرماتے ہیں کہ میں کتاب کا نام پڑھ کر بڑا متعجب ہوا کہ مصنف نے یہ نام " انجاس الخناس " کیسے رکھ لیا ؟ لیکن جب غور سے دیکھا تو سیدی اعلی حضرت نے اپنی قلم سے لفظ " جناس " کے شروع میں " انْ " بڑھاکر جیم کے بعد والے " نون " کا شوشہ غائب کردیا اور نقطہ کو پھول بنادیا۔اسی طرح دوسرے لفظ " الاجناس " میں " ج " پر " الخ " کا اضافہ کرکے جیم کے نقطہ اور " لا " کو غائب کردیا تو پورانام " انجاس الخناس " (شیطانوں کی نجاستیں)ہوگیا۔

"تمت بالخیر"